فکرِ آخرت

تحریر: [illegible]

الحمد لله رب العلمين و العاقبة للمتقين و الصلوة و السلام على الامام الاعظم محمد عربى ﷺ. قال الله اقترب للناس حسابهم و هم فى غفلة معرضون (سورة الانبياء1)

ترجمہ: قریب ہے لوگوں کے حساب کا وقت اورلوگ غفلت میں منہ پھیرتے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے پہلے انبیاء اور انکی امتوں کا جو وقت گزر چکا ہے اس کی نسبت امت محمدیہ ﷺ کیلئے باقی ماندہ وقت کم ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کیلئے قیامت کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے فرمایا ''وما هذه الحيوة الدنيا الا لهو و لعب و ان الدار الاخرة لهى الحيون لو كانوا يعلمون''۔

ترجمہ: دنیا کی یہ زندگی محض کھیل تماشہ ہے البتہ آخرت کی زندگی حقیقی زندگی ہے کاش یہ جان لیتے ۔کھیل مختصر وقت کیلئے ہوتی ہے اور دنیا کی زندگی بھی مختصر ہوتی ہے اس لئے دنیا کو کھیل کود سے تشبیہ دی گئی ہے۔

عزیز بھائیوں! موت جس کی جستجو میں ہو وہ اس سے فرار کیسے پاسکتا ہے۔ جس کیلئے قبر ٹھکانہ وہ دنیا کو مستقل ٹھکانہ اور جائے قرار کیسے بنا سکتا ہے۔ ہم غافل کرنے والی اور دھوکا دینے والی چیزوں میں مشغول ہو کر شہتوں اور لذتوں کے دریا میں غرق ہو رہے ہیں کیا کبھی ہم نے یہ بھی سوچا کہ اللہ رب العزت کے دربار میں کیسے جواب دہ ہوں گے اور کیا ہمارے پاس سامانِ نجات ہے؟ ہماری طرز زندگی سے محسوس ہوتا ہے کہ ہم موت سے مستثنیٰ اور موت دیگر لوگوں کیلئے ہے۔ کیا کبھی ہم نے اپنے نفوس کا محاسبہ کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حاسبوا قبل ان تحاسبوا'' اپنا محاسبہ کرلو قبل اسکے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے (قیامت کے دن پوچھ گچھ کی جائے) ہم نے جنازوں کی طرف دیکھ کر کیا کبھی خود سے سوال کیا کہ یہ جنازے کہاں لیجائے جارہے ہیں؟ میت کہاں دفن کی جاتی ہے؟ جب ہم مریں گے تو ہماری کیفیت کیا ہوگی جبکہ موت کا فرشتہ تو ہر روز ہمارے دروازے پر دستک دیتا ہے۔ علامہ ابن کثیرؒ سورة سجدہ کی آیت نمبر گیارہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ موت کا فرشتہ ہر روز ہر گھر میں پانچ چکر لگاتا ہے کہ جس کی زندگی پوری ہوگئی ہو اس کی روح قبض کرلوں۔

آج کتنے ہمارے عزیز واقارب اور دوست اس دنیا سے چلے گئے ہماری آنکھوں کے سامنے دم توڑ گئے۔ ہمارے سامنے ان کو غسل دیا گیا۔ انکو کفن پہنایا گیا۔ ان کا جنازہ پڑھایا گیا اور جنازے کے بعد کفن میں ملبوس کا چہرہ دکھایا گیا ہم کہتے ہیں کہ یہ فلاں کی میت ہے فلاں کی اولاد ہے ... سامنے میت کو قبرستان لے جایا جاتا ہے اور میلوں مٹی تلے دبا دیا جاتا ہے۔

اے انسان سوچ! غور وفکر کر کہ کبھی تو نے بھی مرنا ہے تجھے بھی کفن پہنایا جائیگا۔ تجھے بھی غسل دیا جائے گا۔ تیری بھی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ پھر تیرا چہرہ لوگوں کو دکھایا جائے گا۔ لوگ کہیں گے کل تو ہمارے ساتھ تھا ہم اکھٹے تھے آج یہ چل بسا ہے ۔میرے بھائیو! آخرت کیلئے خود کو تیار کرو۔ قرآن بھی ہمیں جھنجوڑ رہا ہے ''كل نفس ذائقة الموت انما توفون اجوركم يوم القيمة فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز وما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور'' ۔ترجمہ: ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تم کو اپنے بدلے پورے پورے دیئے جایں گے پس جو شخص آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا بے شک وہ کامیاب ہو گیا۔ اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی جگہ ہے ۔میرے وہ بھائی جو دنیا کو اپنا محبوب سمجھتے ہیں اور دنیا کے لئے اپنی زندگیاں صرف کر رہے ہیں دنیا کی رنگینوں کو اپنا اول وآخر مقصد سمجھ رہے ہیں ان کو غور وفکر کرنی چاہئے کہ دنیا میں جتنی بھی محبت کرلی جائے دنیا بے وفا محبوب ہے اور آخرت کی لازوال زندگی سے محبت ہمیشہ کیلئے اطمینان وسکون کی زمانت ہے۔

ہم چھپ کر گناہ کر کے اپنے دل کو تسلی دیتے ہیں کہ چھوٹا سا گناہ ہے بھلا اس کی بھی کوئی وقعت ہوگی لیکن قرآن ہمارے اس مغالطے کو یوں دور کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے ''فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره و من يعمل مثقال ذرة شرا يره'' کہ روزِ میزان ہر کسی کے چھوٹے سے چھوٹے نیک و بد اعمال اس کو دکھا دیئے جایں گے انسان شرمندگی میں ڈوبا ہوا یہ کہہ

رہا ہوں گا۔ یو یلتنا مال ہذا الکتب لا یغادر صغیرۃ و لا کبیرۃ الا احصہا و وجدوا بما عملوا حاضرا و لا یظلم ربک احدا"

ترجمہ: ہائے افسوس یہ کیسی کتاب ہے کہ اس نے کوئی چھوٹا بڑا عمل بغیر شمار کے چھوڑا ہی نہیں جو کچھ بھی کیا ہوگا اسے موجود پائے گا۔ اور اللہ کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

آیئے کہ اب ہم عہد کریں کے فکرِ آخرت کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنائیں گے اب ہم آخرت کی طرف سفر کا جائزہ لیتے ہیں۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ چند صحابہؓ کے ساتھ ایک انصاریؓ کے جنازے میں شریک ہوئے۔ جب اس کی تدفین ہوگئی تو آپ ﷺ قبر کے قریب بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد یوں بیٹھ گئے کہ جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ پھر فرمایا جب بندہ مومن کا دنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب آجاتا ہے تو آسمان سے روشن اور خوبصورت چہرے والے فرشتے آتے ہیں ان کے پاس جنت سے لائے ہوئے خوشبودار کفن ہوتے ہیں یہ فرشتے اس مومن کے پاس بیٹھ جاتے ہیں پھر موت کا فرشتہ بھی آجاتا ہے وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پاک روح نکل اور اللہ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف چل قرآن اس بات کی تائید یوں کرتا ہے" یا یھا النفس المتمئنہ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ "ترجمہ: اے مطمئن روح اپنے رب کی طرف لوٹ تو اس سے (اللہ سے) راضی وہ تجھ سے راضی ہے جب روح اس سے نکل جاتی ہے تو یہ فرشتے پلک جھپکنے میں اس روح کو خوشبودار کفن میں ڈال دیتے ہیں اس کفن سے کرہ ارض پر پائے جانے والی تمام خوشبوؤں سے اچھی خوشبو اٹھتی ہے فرشتے اس روح کو لے کر آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں۔

وہ جہاں سے بھی گزرتے ہیں دیگر فرشتے اس سے سوال کرتے ہیں یہ پاک روح کون ہے؟ فرشتے اچھے اچھے القاب کے ذریعے تعارف کراتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں کی پاکیزہ روح ہے یہاں تک کہ وہ اس روح کو لے کر دنیا کے قریبی آسمان پر جاکر دستک دیتے ہیں انکے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے یکے بعد دیگرے فرشتے اس روح کو ساتویں آسمان پر پہنچا دیتے ہین پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے اس بندے کے اعمال علیین میں لکھ دو اور اس روح کو دوبارہ زمین کی طرف لے جاؤ۔ میں نے اسکو مٹی سے پیدا کیا اسی میں اس کو لٹاؤں گا پھر دوبارہ اسی زمین سے اسکو نکالوں گا۔ چنانچہ اس روح کو دوبارہ اس بندے کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے پھر دو فرشتے اسکے پاس آتے ہیں اسکو بٹھاتے ہیں اور اس کے رب، دین، نبی اکرم ﷺ کے بارے سوال کرتے ہیں یہ مومن انکو سوالات کا جواب دیتا ہے۔

یہاں تک کہ آسمان سے آواز دینے والے (اللہ تعالیٰ) کی آواز آتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کیلئے قبر میں جنت کا بستر بچھادو۔ اسکو جنت کا لباس پہنادو اسکی قبر کی ایک جانب جنت کا دروازہ کھول دو اسکی قبر میں جنت کی ہوا اور خوشبو آنے لگتی ہے۔ اور جہاں تک اسکی نظر جاتی ہے قبر وسیع ہوجاتی ہے پھر ایک خوبصورت شخص اسکے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ تمھیں جو خوش کن چیزیں میسر ہیں تمہیں مبارک ہوں یہ وہی دن ہے جسکا تم سے وعدہ کیا گیا تھا یہ مومن اس سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو؟ ہو کہتا ہے میں تمہارا نیک عمل ہوں۔

اسکے بعد آپ ﷺ نے فرمایا جب کافر کا دنیا سے رخصت ہونے اور آخرت کی جانب جانے کا وقت آتا ہے تو آسمان سے بدشکل فرشتے نہایت ہی گندہ کفن لے کر آتے ہیں اور اسکے قریب بیٹھ جاتے ہیں یہاں تک کہ موت کا فرشتہ قریب آکر بیٹھ جاتا ہے کہتا ہے اے ناپاک روح نکل اور اللہ کی ناراضگی اور اسکے غضب کی طرف چل۔ جب اسکی روح قبض کرلی جاتی ہے تو وہ فرشتے پلک جھپکتے ہی اس ناپاک روح کو گندے کفن میں ڈال دیتے ہیں اس سے زمین پر پائی جانے والی غلیظ بوؤں سے زیادہ غلیظ بو اٹھتی ہے وہ فرشتے اس روح کو لے کر جہاں گزرتے ہیں دیگر فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ ناپاک روح کس کی ہے؟ وہ اس روح کا بدترین القاب سے تعارف کرواتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس روح کو لیکر دنیا کے آسمان پر پہنچتے ہیں اور آسمان کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں دروازہ نہیں کھولا جاتا۔

اسکے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ جسکا مفہوم یہ ہے" ان کیلئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے" اسکے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کے اعمال "سجین" میں لکھ دیئے جائیں۔ اسکے بعد اسکی روح کو جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے فرشتے اسکے پاس آتے ہیں اسکو بٹھاتے ہیں اس سے اس کے رب، دین، نبی ﷺ کے متعلق سوال کرتے ہیں تو وہ شور مچانا شروع کردیا ہے۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ آسمان سے آواز آتی ہے۔ میرے بندے نے مجھے جھٹلایا اس کیلئے جہنم ۵

بچھونا بچھادو اسکی قبر کا دروازہ جہنم کی طرف کھول دو۔ بعد ازاں ایک بدشکل، بدلباس اور بد بودار شخص اس کے پاس آ کر کہتا ہے جو بری چیزیں تم کو ملی ہیں وہ تم کو مبارک ہوں یہ وہ دن ہے جسکا تم سے وعدہ کیا گیا تھا، پوچھتا ہے تم کون ہو؟ جواب دیتا ہے میں تمہارے بُرے عمل :اس پر کافر کہتا ہے کہ اے میرے اللہ! قیامت قائم نہ کرنا۔ قیامت قائم نہ کرنا (سنن نسائی، ابن ماجہ، ابوداؤد، مسند احمد)

اس طویل حدیث سے جو امور اور وعیدیں بیان کی گئیں ہیں ان سے کسی بھی انسان کو غافل نہیں رہنا چاہیے بلکہ اس سے حاصل ہونے والی عبرتوں کو دل کی گہرائیوں میں جگہ دینی چاہیے۔

عزیز قارئین! ہمیں اپنی زندگی کے نشیب و فراز کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔ کہ ہم آخرت کیلئے کیا بو رہے ہیں جسکا ثمرہ ہمیں وہاں ملے گا اس مسئلے میں قرآن بھی ہمیں دعوت فکر دے رہا ہے۔

یا یھا الذین امنوا اتقوا اللہ و لتنظر نفس ما قدمت لغد و اتقو اللہ.

ترجمہ: (اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل (قیامت) کیلئے اس نے (اعمال کا) کیا ذخیرہ بھیجا ہے اور ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو۔

آج ہمارے اعمال ہی کچھ ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر سوائے شرمساری کے کچھ باقی نہیں رہتا۔ وجہ یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں خشیت الٰہی کے جذبات نہیں احساسات میں روح ایمانی نہیں۔ اقوال و افعال میں کامل اسوۂ رسول ﷺ نہیں بس انہی چیزوں سے روح گردانی کرتے ہوئے خواہشات کی دلدل میں ڈوبتے ہی جا رہے ہیں۔

حضرت عائشہؓ کے متعلق آتا ہے کہ وہ دوزخ کی آگ کو یاد کرکے رونے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا تجھے کس چیز نے رلا دیا کہنے لگیں میں دوزخ کی آگ کو یاد کرکے رونے لگی پھر کہتی ہیں کیا آپ قیامت کے روز اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے تو آپ ﷺ فرمانے لگے تین مقام ایسے ہونگے ان میں کوئی بھی دوسرے کو یاد نہیں کریگا ایک تو میزان کے وقت جب تک اسے معلوم نہیں ہو جاتا کہ اسکا نیکیوں والا پلڑا بھاری ہے یا ہلکا، دوسرا مقام جب اسے کہا جائے گا آؤ اعمال نامہ پڑھ لو حتی کہ وہ جان لے کہ مجھے دائیں یا بائیں ہاتھ میں ملنا ہے یا پیٹھ کے پیچھے سے تیسرا مقام پل صراط سے گزرنے کا جو جہنم کے اوپر بنا ہوا ہوگا۔

حضرات! تصور کیجئے کہ امام اعظم رحمۃ للعلمین، شافع محشر ﷺ کی یہ کیفیت ہوگی جو اپنی امت خاص کر حضرت عائشہ سے انتہائی درجے کی محبت کرنے والے ہیں تو ہم خطا کاروں کا کیا حال ہو گا۔ ان تڑپا دینے والے جھنجھوڑوں کے باوجود ہم غافل ہیں۔ آج غفلت میں رہنے کی وجہ سے کل قیامت کے روز انسان پریشان ہوگا۔ قرآن نے بھی اسکی منظر کشی کی ہے کہ پریشانی میں بوکھلایا ہوا انسان اپنے بھائی، اپنے باپ، اپنی ماں، بہن، بیوی اور اولاد سے بھاگے گا انہیں پہچاننے سے انکار کردے گا۔ ہر ایک کو اپنے نفس کی فکر لگی ہوگی بھائی بھائی کے، بہن بھائی کے بھائی بہن کے، ماں بیٹی کے، بیٹی ماں کے، باپ بیٹے کے کچھ کام نہ آئے گا۔ محبتوں سے بھرے رشتے کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ جائیں گے ایسی پریشانیوں میں اللہ تعالیٰ انسان سے پانچ سوال کرے گا اور جب تک بندہ جوابات نہ دے گا قدم نہ اٹھا سکے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے پاؤں جنبش نہ کھائیں گے۔ جب تک پانچ باتیں اس سے دریافت نہ کرلی جائیں۔ اس سے پوچھا جائے گا۔ اپنی عمر کو کس کام میں صرف کیا؟ اپنی جوانی کو کس کام میں ختم کیا؟ مال کیونکر کھایا اور کیسے خرچ کیا؟ اور جو علم حاصل کیا اسکے موافق عمل کیا؟ (ترمذی شریف)

گناہوں کو اپنے یاد کرکے ذرا رو تو سہی
آتش برزخ کو بجھا دے گا اک آنسو تیرا
مٹادے اپنی ہستی کو اگر کوئی مرتبہ چاہیے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

یہ دنیا جسکی رنگینیوں میں ڈوبا ہوا انسان اپنے خالق و معبود کی تعلیمات کو پس پشت ڈالے ہوئے ہے اسکی وقعت اللہ کے ہاں بہت حقیر ہے۔ اس بات کو جاننے کے باوجود ہمارے شب و روز اسکی عیش و عشرت کے حصول کیلئے صرف ہو رہے ہیں۔ یہ انداز ایک مومن کے شایان شان نہیں ''**لو ان الدنیا تعدل او تزن عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا فیھا**'' ترجمہ: اگر دنیا کی اہمیت اللہ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو ایک گھونٹ بھی پانی کا نہ ملتا۔ (طبقات ابن سعد، کتاب الزھد لابن مبارک و ابن سری)

چونکہ دنیا اللہ کے ہاں آخرت کے مقابلہ میں حقیر ہے اسی لئے کافروں کو دنیا کی آسائشوں سے خوب نوازا ہے۔ پس اللہ کے ہاں معزز وہ ہے جو متقی ہے۔ اللہ ذوالجلال و الاکرام ہمیں آخرت کی تیاری کیلئے شب و روز محنت کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب